www.KitaboSunnat.com



عبدالرشید عراقی

# قادیانیت کی تردید میں علمائے اہلحدیث کی تصنیفی خدمات

قادیانی تحریک سلطنتِ برطانیہ کی پیداوار ہے اور انگریزوں نے اسلام اور اس کے بنیادی اصول واحکام کو مٹانے کے لیے مرزا غلام احمد قادیانی کا انتخاب کیا جو ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کی کچہری میں ایک معمولی تنخواہ پر ملازم تھا اور اس نے سیالکوٹ میں ۱۸۶۴ء تا ۱۸۶۸ء ملازمت کی۔ مشہور صحافی آغا شورش کاشمیری لکھتے ہیں کہ

> "اس نے ملازمت کے دوران سیالکوٹ میں پادری مسٹر ٹیلر ایم۔اے سے رابطہ پیدا کیا۔ وہ اس کے پاس عموماً آتا۔ اور دونوں اندر خانہ بات چیت کرتے۔ ٹیلر نے وطن جانے سے پہلے اس سے تخلیہ میں کئی ایک ملاقاتیں کیں۔ پھر اپنے ہم وطن ڈپٹی کمشنر کے ہاں گیا، اس سے کچھ کہا اور انگلستان چلا گیا۔ ادھر مرزا صاحب استعفیٰ دے کر قادیان آگئے۔ اس کے تھوڑے عرصہ بعد مذکورہ فرد ہندوستان پہنچا۔ اور ضروری رپورٹیں مرتب کیں۔ ان رپورٹوں کے فوراً بعد مرزا صاحب نے اپنا سلسلہ شروع کردیا" (تحریک ختم نبوت، ص ۲۱)

جناب شورش کاشمیری کی اس تحریر سے واضح ہوتا ہے کہ قادیانی تحریک برطانوی استعمار کی پیداوار ہے۔ مسلمانوں کی تاریخ میں ۱۹ ویں صدی عیسوی کا نصف آخر اس لحاظ سے بڑی اہمیت کا حامل ہے کہ اس میں اسلام دشمن عناصر نے اسلام کے نام پر ہی مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور اس میں افتراق وانتشار پھیلانے کے لیے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ انہی اسلام دشمن عناصر میں برصغیر پاک وہند میں قادیانی تحریک کا بانی اور اس کے پیروکار بھی شامل ہیں جنہیں انگریز حکومت کی پوری معاونت حاصل رہی اور اس کو ہدایت کی گئی کہ

> "ایک ایسے مذہب کی اساس رکھو، جس کا مقصد انگریز اور اس کی حکومت کی اطاعت ہو۔ اور جو مسلمانوں کی مذہبی وقومی روایات کا خاتمہ کردے تاکہ ہندوستان کی برطانوی حکومت اہل اسلام کی طرف سے مطمئن ہو جائے اور وہ اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں۔ اور ہر معاملہ میں اس کے آگے سر جھکائے رکھیں"

جناب احسان الٰہی ظہیرؒ لکھتے ہیں کہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"قادیانیت اسی غرض کے لیے معرضِ وجود میں لائی گئی اور اسلام دشمن اور مسلم دشمن قوتوں کے زیرِ سایہ اس کی پرورش وپرداخت کی گئی۔ امتِ محمدیہ کے تمام دشمنوں نے مال اور دیگر وسائل سے اس کی مدد ومعاونت کی" (مرزائیت اور اسلام، طبع دوم ص ۱۴)

پروفیسر حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدری مرحوم ومغفور فرمایا کرتے تھے کہ

"قادیانی تحریک برطانوی استعمار کی پیداوار ہے۔ اور اس تحریک کو معرضِ وجود میں لانے کا واحد مقصد یہی تھا کہ مذہبِ اسلام کو نقصان پہنچایا جائے۔ اس کی روایات کو ختم کیا جائے اور مسلمانوں میں افتراق وانتشار پیدا کیا جائے اور ان کے ذہنوں کو پراگندہ رکھا جائے۔ مرزا قادیانی نے مسلمانوں میں جہاد کی سپرٹ کو ختم کرنے کے لیے یہ اعلان کردیا کہ جہاد منسوخ ہو چکا ہے اس کی اب ضرورت نہیں ہے اور مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ برطانوی حکومت کے مطیع وفرمانبردار رہیں۔ اس مقصد کے لئے اس نے قرآن مجید کے ترجمہ میں تحریف کی اور آیت قرآنی ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا أَطِيْعُوْا اللهَ وَأَطِيْعُوْا الرَّسُوْلَ وَأُوْلِيْ الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾ کا مطلب یہ بتلایا کہ خدائے قادیان مرزا غلام احمد اور حکومت برطانیہ کی اطاعت کی جائے۔"

اللہ تعالیٰ نے اس فرقہ باطلہ کے قلع قمع کرنے کے لیے مولانا ظفر علی خان، مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا ثناء اللہ امرتسری، پیر مہر علی شاہ، مولانا محمد انور شاہ کشمیری، مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی، شورش کاشمیری اور بیسیوں علمائے کرام کو پیدا کیا جنہوں نے قادیانی تحریک کے خلاف تحریری وتقریری جہاد کیا۔ مولانا ظفر علی خان کے اشعار نے قادیانی قلعوں میں زلزلہ پیدا کردیا، ایک مستقل کتاب "ارمغانِ قادیان" کے نام سے مرتب کی جس کے بارے میں مولانا ظفر علی خان فرماتے ہیں :

گر تجھ کو منظور ہے سیر جہان قادیاں
اے مسلمانو! خریدو ارمغانِ قادیاں
میں نے دی اسی کو لگام اور ہو گیا اس پر سوار
ورنہ کس کو مانتی تھی مادریانِ قادیاں

مولانا ظفر علی خاں کی ایک نظم ہے :

وہ بھاگتے ہیں اس طرح مباہلے کے نام سے
فرار کفر ہوا جس طرح مسجد الحرام سے
پکار کر کہہ رہا ہے زلزلہ بہار کا
ٹل نہ سکے گا قادیان خدا کے انتقام سے



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مسیلمہ کے جانشین گرہ کٹوں سے کم نہیں
کتر کے جیب لے گئے پیمبری کے نام سے
سنا بھی تو نے ہم نشین کہ قادیان دمشق کی
ہوئی ہے جنت اندلس کے خنگ بد لگام سے
میں قادیان سے کیا لڑوں کہ فرصت آج کل نہیں
رکوع سے، سجود سے، قعود سے، قیام سے

## مرزا غلام احمد قادیانی

بانی فرقہ مرزائیہ مرزا غلام احمد قادیانی جس کی پیدائش ۱۸۲۹ء تا ۱۸۴۰ء میں ہوئی اسے بچپن میں چڑیاں پھنسانے کی عادت تھی، دیگر کھیل کود میں بھی دلچسپی رکھتا تھا۔ ضدی مزاج تھا۔ ۲۰ سال کی عمر تک حصولِ علم کیا۔ ۱۸۶۴ء میں اپنے والد کی پنشن کی ایک بھاری رقم چرا کر فرار ہو گیا۔ اور پندرہ روپے ماہوار پر سیالکوٹ کچہری میں ملازمت اختیار کر لی۔ چار سال بعد ۱۸۶۸ء میں مختاری کا امتحان دیا اور اس میں فیل ہو گیا۔ اس کے بعد جب ٹیلر نے نبوت کے لیے انٹرویو لیا تو اس میں کامیاب ہو گیا۔ ۱۸۷۷ء میں مذہبی سٹیج پر نمودار ہوا۔ پنجاب کی زمین اس مقصد کے لیے بڑی زرخیز ثابت ہوئی۔ ۱۸۸۴ء میں اپنے آپ کو مامور من اللہ مجددِ وقت اور خدا کا الہام یافتہ قرار دیتے ہوئے مختلف قسم کے الہامات شائع کر دیئے۔ مارچ ۱۸۸۹ء میں ایک باقاعدہ تنظیم کی داغ بیل ڈالی۔ جنوری ۱۸۹۱ء میں اپنے "مسیح موعود" ہونے کا اعلان کیا۔ ۱۸۹۲ء میں "مہدی موعود" بن بیٹھا۔ اور ۱۹۰۱ء میں نبوت و رسالت کا دعویٰ کر دیا جس پر مرتے دم تک قائم رہا۔ مرزا قادیانی کا انتقال ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں اپنے میزبان کے ہاں بعارضہ ہیضہ، بیت الخلاء میں ہوا۔

## قادیانی تحریک

برطانوی حکومت کی سرپرستی کے علاوہ یہودیوں اور ہندوؤں نے بھی اس کی تحریری و مالی معاونت کی۔ اور اس تحریک نے برصغیر کے مسلمانوں کے لیے بے شمار مسائل پیدا کیے۔ اور یہ تحریک مسلمانوں کے لیے زہر قاتل ثابت ہوئی۔ اس قدر نقصان مسلمانوں کو آریہ سماج نے نہیں پہنچایا جس قدر قادیانیت نے پہنچایا۔ آریہ سماج کی تحریک سے چند صد مسلمان مرتد ہوئے ہوں گے لیکن قادیانی تحریک سے بہت زیادہ نقصان ہوا اور یہ تحریک مسلمانوں کے لیے بہت مضر و مہلک ثابت ہوئی، اس لیے کہ اس تحریک کا مقصد توحیدِ الٰہی میں شرک کو مدغم کرنا، اسلام کی سالمیت کو توڑنا، کتاب و سنت کی جگہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تصانیفِ مرزا کی تعلیم دینا، آیات قرآنی کے ترجمہ و تفسیر میں تاویلات گھڑنا اور ان کے معانی و مطالب کو توڑ مروڑ کر پیش کرنا۔ آنحضرت ﷺ کی ختم المرسلینی سے انکار کر کے پیغمبر قادیان کو آخری نبی ماننا، قوم میں افتراق و انتشار پھیلانا، اسلام کے بنیادی اصولوں سے انحراف کر کے ان کی بجائے نئے نئے مسائل و احکام گھڑنا اور دین حنیف میں نت نئے فتنے نکالنا تھا۔

چنانچہ قادیانی تحریک نے تھوڑے ہی عرصہ میں اسلام کے جماعتی و ملی نظام کو درہم برہم کر دیا۔ اور "اسلام" کے پردے میں وہ کام کر دکھایا، جو کسی بدترین دشمن دین سے ہونا ممکن تھا۔

## قادیانی تحریک اور علمائے اہلحدیث

قادیانی تحریک کی تردید اور اس فرقہ باطلہ کا قلع قمع کرنے کے لیے برصغیر پاک و ہند میں علمائے اہلحدیث نے جو تقریری و تحریری جہاد کیا۔ وہ برصغیر کی دینی تاریخ کا ایک روشن باب ہے اور اہل حدیث کی خدمات برصغیر کے مشہور اہل علم و قلم نے کیا ہے...... مشہور صحافی آغا شورش کاشمیری لکھتے ہیں :

> "علمائے اہلحدیث نے مرزا صاحب کے کفر کا فتویٰ دیا۔ ان کا فتویٰ "فتاویٰ نذیریہ" جلد اول ص ۴ پر موجود ہے۔ مرزا صاحب اس فتویٰ سے تلملا اٹھے اور میاں نذیر حسین دہلویؒ کو مناظرہ کا چیلنج دیا۔ میاں صاحب سو برس سے اوپر ہو چکے ہیں اور انتہائی کمزور تھے۔ آپ نے مرزا صاحب کے چیلنج کو اپنے تلامذہ کے سپرد کیا۔ مرزا صاحب اپنی عادت کے مطابق فرار ہو گئے جن علمائے اہلحدیث نے مرزا صاحب اپنی عادت کے مطابق فرار ہو گئے۔ جن علمائے اہلحدیث نے مرزا صاحب اور ان کے بعد قادیانی امت کو زیر کیا، ان میں مولانا محمد بشیر سہسوانی، قاضی محمد سلیمان منصور پوری، اور مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی سر فہرست تھے۔ لیکن جس شخصیت کو علماءِ اہلحدیث میں فاتح قادیان کا لقب ملا، وہ مولانا ثناء اللہ امرتسری تھے۔ انہوں نے مرزا صاحب اور ان کی جماعت کو لوہے کے چنے چبوا دیے۔ اپنی زندگی ان کے تعاقب میں گزاری، ان کی بدولت قادیانی جماعت کا پھیلاؤ رک گیا۔ مرزا صاحب نے تنگ آ کر انہیں خط لکھا کہ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا ہے اور صبر کرتا رہا ہوں، اگر میں کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ آپ لکھتے ہیں تو آپ کی زندگی میں ہلاک ہو جاؤں گا، ورنہ آپ سنت اللہ کے مطابق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ خدا آپ کو نابود کر دے گا۔ خداوند تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مفسد اور کذاب کو صادق کی زندگی میں اٹھائے۔
>
> (خط مؤرخہ ۵ر اپریل ۱۹۰۷ء)

اس خط کے ایک سال، ایک ماہ اور ۱۲ دن بعد (۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء) مرزا صاحب لاہور میں اپنے میزبان کے بیت الخلاء میں دم توڑ گئے۔ مولانا ثناء اللہ نے ۱۵ر مارچ ۱۹۴۸ء کو سرگودھا میں رحلت فرمائی، وہ مرزا صاحب کے بعد ۴۰ سال تک زندہ رہے۔ ان کے علاوہ مولانا ابو سعید محمد حسین



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بٹالوی، مولانا عبداللہ معمار، مولانا محمد شریف گھڑیالوی، مولانا عبدالرحیم لکھووالے، مولانا عبداللہ روپڑی، مولانا حافظ محمد گوندلوی، شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل گوجرانوالہ، مولانا محمد حنیف ندوی، بابو حبیب اللہ کلرک امرتسری، اور حافظ محمد ابراہیم کمیرپوری وغیرہ نے قادیانی امت کو ہر محاذ پر خوار کیا۔ اس سلسلہ میں غزنوی خاندان نے عظیم خدمات سرانجام دیں۔ مولانا سید داؤد غزنوی جو جماعت اہلحدیث کے امیر اور مجلس احرار اسلام کے سیکرٹری رہے، انہوں نے اس محاذ پر بے نظیر کام کیا۔ فی الجملہ تحریک ختم نبوت کے اس آخری دور تک مرزائی مسلمانوں سے الگ کیے گئے اور آئینی اقلیت قرار پا گئے (۱) علمائے اہلحدیث قادیانیت کے تعاقب میں پیش پیش رہے اور اس عنوان سے اتحاد بین المسلمین میں قابل قدر حصہ لیا۔ (تحریک ختم نبوت ص ۴۰، ۴۱)

## مشہور علمائے اہلحدیث

جن مشہور علمائے اہلحدیث نے قادیانیت کے خلاف تقریری و تحریری جہاد کیا اور قادیانی اُمت کو دینی محاذ پر ذلیل و خوار کیا، ان میں سے چند ایک کے نام درج ذیل ہیں:

مولانا سید نذیر حسین دہلویؒ، مولانا محمد حسین بٹالوی، مولانا محمد بشیر سہسوانی، مولانا حافظ عبد المنان وزیر آبادی، مولانا سید عبدالجبار غزنوی، مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی، مولانا عبدالرحمٰن لکھوی، مولانا عبدالجبار عمرپوری، مولانا عبدالحق غزنوی، مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی، مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی، مولانا محمد شریف گھڑیالوی، مولانا سید محمد داؤد غزنوی، مولانا حافظ محمد گوندلوی، مولانا حافظ عبداللہ روپڑی، مولانا محمد اسماعیل السلفی، مولانا احمد الدین گکھڑوی، مولانا عطاء اللہ حنیف، مولانا حکیم عبدالرحمٰن خلیق، مولانا قاضی محمد اسلم سیف، علامہ احسان الٰہی ظہیر اور پروفیسر حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدروی رحمہم اللہ اجمعین۔ ان کے علاوہ مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی، مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزاد، مولانا محمد مدنی اور مولانا ارشاد الحق اثری اور بے شمار علمائے اہلحدیث نے قادیانی امت کو دینی محاذ پر ذلیل و خوار کیا۔ اور تحریک ختم نبوت میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔

## مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ

قادیانی تحریک کو بیخ و بن سے اکھاڑنے کے لیے مولانا ثناء اللہ امرتسری کی خدمات قدر کے قابل

(۱) ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی نے قادیانی عقائد کی مکمل تحقیق کر کے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا جس سے پورے عالم اسلام میں قادیانیوں کی بے حد رسوائی ہوئی اور آج ان کا یہ حال ہے کہ اس جماعت کا سربراہ مرزا ناصر کئی سالوں سے فرار ہو کر لندن میں پناہ گزین ہے...... (عراقی)


محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہیں۔ مولانا ثناء اللہ مرحوم نے جب دینی تعلیم سے فراغت پائی، تو اس وقت تین گروہ اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف بر سرپیکار تھے : ۱۔ عیسائی ۲۔ آریہ ۳۔ قادیانی

مولانا ثناء اللہ مرحوم نے ان تینوں کیخلاف محاذ قائم کیا۔ اور ساری عمر ان کے خلاف برسرپیکار رہے۔ مولانا سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں :

"اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف جس نے بھی زبان کھولی اور قلم اٹھایا، اس کے حملے کو روکنے کے لیے ان کا قلم شمشیر بے نیام ہو تا تھا۔ اور اسی مجاہدانہ خدمت میں انہوں نے عمر بسر کر دی، فجزاہ اللہ عن الاسلام خیر الجزاء، مرحوم اسلام کے بڑے مجاہد سپاہی تھے۔ زبان اور قلم سے اسلام پر جس نے بھی حملہ کیا، اس کی مدافعت میں جو سپاہی بھی آگے بڑھتا، وہ وہی ہوتے۔ اللہ تعالیٰ اس غازیٔ اسلام کو شہادت کے درجات و مراتب عطا کرے۔" (یادِ رفتگان، ص ۴۱۸)

مولانا ثناء اللہ مرحوم خود لکھتے ہیں :

"کان پور سے فارغ ہوتے ہی اپنے وطن پنجاب میں پہنچا۔ مدرسہ تائید الاسلام امرتسر میں کتبِ درسیہ نظامیہ کی تعلیم پر مامور ہوا۔ طبیعت میں تجسّس زیادہ تھا، اس لئے ادھر ادھر کے ماحول کے مذہبی حالات دریافت کرنے میں مشغول رہتا۔ میں نے یہ دیکھا کہ اسلام کے سخت مخالف بلکہ سخت ترین مخالف عیسائی اور آریہ گروہ ہیں۔ انہی دنوں قریب میں یہی قادیانی تحریک بھی پیدا ہو چکی تھی، جس کا شہرہ ملک میں پھیل چکا تھا۔

مسلمانوں کی طرف سے اس کے دفاع کے علمبردار مولانا ابو سعید محمد حسین بٹالوی مرحوم تھے۔ جری طبیعت طالب علمی کے زمانہ میں مناظرات کی طرف بہت راغب تھی۔ اس لئے درس و تدریس کے علاوہ میں ان تینوں گروہوں (عیسائی، آریہ اور قادیانیوں) کے علم کلام اور کتبِ مذہبی کی طرف متوجہ رہا۔ بفضلہ تعالیٰ میں نے کافی واقفیت حاصل کر لی۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ ان تینوں مخاطبوں میں سے قادیانی مخاطب کا نمبر اول شاید اس لیے کہ قدرت کو منظور تھا کہ مولانا بٹالوی مرحوم کے بعد یہ خدمت میرے سپرد ہو گی۔ جس کی بات مولانا مرحوم کو علم ہوا ہو تو شاید یہ شعر پڑھتے ہوں گے ع

آ کے سجادہ نشین قیس ہوا میرے بعد
رہی خالی نہ کوئی دشت میں جا میرے بعد

قادیانی تحریک کے متعلق میری کتابیں اتنی ہیں، کہ مجھے خود اس کا شمار یاد نہیں، ہاں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ جس شخص کے پاس یہ کتابیں موجود ہوں، قادیانی مباحث میں اسے کافی واقفیت حاصل ہو سکتی ہے۔ جس کا ثبوت خود مرزا صاحب بانی تحریک قادیان کی اس تحریر سے ملتا ہے۔ جو



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



انہوں نے ۱۵ اپریل ۱۹۱۷ء کو شائع کی تھی جس کا عنوان ”مولانا ثناء اللہ کیساتھ آخری فیصلہ“ ہے اس کے شروع ہی میں میری نسبت جو خاص گلہ و شکایت کی گئی ہے، وہ خصوصا قابل دید وشنید ہے، مرزا صاحب نے لکھا کہ ”مولوی ثناء اللہ نے مجھے بہت بدنام کیا۔ میرے قلعہ کو گرانا چاہا وغیرہ...... اس لیے میں دعا کرتا ہوں کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے، وہ سچے کی زندگی میں مر جائے۔ کوئی خاص وقت تھا کہ جب یہ دعا اُن کے منہ اور قلم سے نکلی اور قبولیت پا گئی۔ آج قادیان کی بستی میں ادھر اودھر دیکھو تو رونق بہت پاؤ گے مگر ایسی کہ دیکھنے والا اہل قادیان کو مخاطب کر کے داغ مرحوم کا یہ شعر سنائے گا ع

آپ کی بزم میں سب کچھ ہے مگر داغ نہیں
آج وہ خانہ خراب ہم کو بہت یاد آیا

(اخبار اہل حدیث، امر تسر ۲۲ر جنوری ۱۹۴۲ء)

## اخبار اہل حدیث، امر تسر

مولانا ثناء اللہ امر تسریؒ نے ۱۳ر نومبر ۱۹۰۳ء امر تسر سے ”ہفتہ وار اہل حدیث“ جاری کیا۔ اور یہ اخبار ۴۴ سال تک باقاعدہ اور بلاناغہ خدمت واشاعتِ اسلام میں مصروف رہا۔ اور اس کا آخری شمارہ ۳ر اگست ۱۹۴۷ء کو شائع ہوا۔ اخبار اہلحدیث میں ہمیشہ غلط خیال کی اصلاح کی جاتی تھی۔ اور ہر غیر مسلم کے حملہ کا جواب دیا جاتا تھا۔ تحریک قادیانیت کے متعلق مستقل عنوان ”قادیانی مشن“ ہوتا تھا۔ جس میں اس تحریک اور اس کے بانی کے بارے میں معلومات فراہم کی جاتی تھیں۔

## مرقع قادیانی

مولانا ثناء اللہ امر تسری نے قادیانیت کے قصر سراب کی بنیادیں ہلانے اور اس کی کفر نواز و باطل طراز عمارت کو گرانے کے لیے ۱۵ر اپریل ۱۹۰۷ء کو ”مرقع قادیانی“ کے نام سے ایک ماہنامہ جاری کیا۔ اس رسالہ میں قادیانی خرافات کا جواب ایسے مدلل اور دلچسپ انداز میں دیا جاتا تھا کہ خود مرزا غلام احمد قادیانی بھی پھڑک اُٹھتے۔ مولانا ثناء اللہ مرحوم کی مرزائیت شکن خدمات کی تعریف میں مولانا ظفر علی خان نے فرمایا تھا ع

خدا سمجھائے اس ظالم ثناء اللہ کو جس نے
نہ چھوڑا قبر میں بھی قادیانیت کے بانی کو

مرقع قادیانی اپریل ۱۹۰۷ء کو جاری ہوا اور اکتوبر ۱۹۰۸ء تک جاری رہا۔ اس کے بعد دوبارہ



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اپریل ۱۹۲۱ء میں جاری ہوا۔ اور اپریل ۱۹۳۳ء تک جاری رہا۔ اس رسالہ کے اجراء کا مقصد کیا تھا، مولانا امرتسری لکھتے ہیں

"اس رسالہ کا مقصد اسلام سے بیرونی اور اندرونی حملات کی مدافعت کرنا اور مرزا قادیانی کے غلط خیالات کی اصلاح کرنا"

## آخری فیصلہ

آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۵/اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار شائع کیا "مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ" جس میں مرزا غلام نے لکھا تھا کہ

"میں دعا کرتا ہوں کہ ہم دونوں میں جو جھوٹا ہے، وہ سچے کی زندگی میں مر جائے۔"

کوئی خاص وقت تھا کہ مرزا صاحب کے منہ سے نکلی ہوئی دعا اللہ تعالیٰ نے قبول کی۔ اور اس اشتہار کے ایک سال، ایک ماہ اور ۱۲ دن بعد قادیانی (کذاب) مولانا ثناء اللہ (صادق) کی زندگی میں واصل جہنم ہوا۔ اور مولانا امرتسری نے مرزا کے انتقال پر اہلحدیث میں لکھا ع

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا

مولانا ثناء اللہ نے ۱۵/مارچ ۱۹۴۸ء کو سرگودھا میں انتقال کیا۔

## مولانا حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ

مولانا حافظ عبداللہ روپڑی کا شمار علمائے فحول میں ہوتا ہے۔ آپ علوم اسلامیہ کا بحرِ ذخار تھے آپ کے علمی تبحر کا اعتراف مولانا محمد حسین بٹالویؒ اور مولانا عبدالرحمن محدث مبارکپوریؒ جیسے نابغہ روزگار علماء نے کیا ہے۔ مولانا عبداللہ روپڑی مولانا عبدالجبار غزنویؒ، مولانا سید عبدالاول غزنوی اور مولانا حافظ عبدالمنان وزیر آبادی سے مستفیض تھے۔ فراغتِ تعلیم کے بعد روپڑ ضلع انبالہ (مشرقی پنجاب) میں سکونت اختیار کی اور وہاں ایک دینی مدرسہ قائم کیا۔ ۵/فروری ۱۹۳۳ء کو تنظیم اہلحدیث کے نام سے ہفتہ وار اخبار جاری کیا، جس میں علمی و تحقیقی مضامین کے علاوہ فتاویٰ اور تحریک قادیانیت کے متعلق مضامین شائع ہوتے تھے[۲]۔ حافظ صاحب نے ایک مستقل کتاب "مرزائیت اور اسلام" قادیانیت کی تردید لکھی جو مطبوع ہے۔ مولانا عبداللہ روپڑی نے ۲۰/اگست ۱۹۶۴ء کو لاہور میں انتقال کیا۔

(۲) قیام پاکستان کے بعد سے یہ ہفت روزہ لاہور سے شائع ہوتا تھا۔ اور الحمدللہ آج تک شائع ہو رہا ہے...... محدث روپڑی کی زیر نگرانی اور ان کی وفات کے بعد کم وبیش دس سال تک مدیر اعلیٰ محدث حافظ عبدالرحمن مدنی کی زیر ادارت بھی یہ ہفت روزہ شائع ہوتا رہا ہے۔ ۱۹۷۰ء میں جب مجلہ محدث کا اجراء ہوا تو آپ اس کی اشاعت میں مصروف ہو گئے۔


محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## مناظرین

علمائے اہلحدیث میں جو علمائے کرام فن مناظرہ میں بہت مشہور و معروف تھے اور جنہوں نے عیسائیوں، آریہ سماجیوں اور قادیانیوں سے تقریری و تحریری مناظرے کیے۔ ان میں مولانا محمد بشیر سہسوانی، مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری، مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی، مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی، مولانا ابو القاسم بنارسی، مولانا عبد اللہ ثانی امرتسری، مولانا نور حسین گھرجاکھی، مولانا احمد الدین گکھڑوی، مولانا حافظ محمد گوندلوی، مولانا حافظ ابراہیم کمیرپوری، اور مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی حفظہ اللہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

## تحریری خدمات

علمائے اہلحدیث نے قادیانیت کے تردید میں جو کتابیں لکھیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔ جہاں تک میری رسائی ہو سکی ہے، مجھے اس میں ۲۰۰ کتابوں کے نام ملے ہیں جن کا مختصر تعارف معہ سن اشاعت و صفحات بھی درج کر دیئے ہیں..... اللہ تعالیٰ میری اس سعی و کوشش کو قبول فرمائے۔ آمین

## تصانیف کا تعارف

شیخ علامہ حسین بن محسن انصاری الیمانیؒ

(۱) الفتح الربانی فی الرد علی القادیانی (عربی، اردو) ۱۳۱۱ھ صفحات ۲۰

حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام کے سلسلہ میں مرزا قادیانی کے اوہام و شبہاتِ باطلہ کا رد کیا گیا ہے۔

الشیخ محمد بن عبد اللہ السبیل (امام کعبہ)

(۲) محمد رسول اللہ خاتم النبیین والمرسلین (عربی) صفحات ۲۴

قرآن و حدیث سے آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت ثابت کر کے مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت اور اس کا سلطنتِ برطانیہ کا ایجنٹ ہونا کتبِ مرزا سے واضح کیا گیا ہے۔

الشیخ عبد العزیز بن باز

(۳) فتویٰ بسلسلہ قادیانیت (عربی، اردو) ۱۹۶۴ء صفحات ۳۲

حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام کا منکر کافر ہے۔ اس فتویٰ کے ساتھ علماء حرمین شریفین کے دستخط بھی ہیں اور اس فتویٰ میں مفتی اعظم مصر کا فتوی بھی شامل ہے کہ مرزا قادیانی کافر ہے اور اس کے متبعین بھی کافر ہیں۔ ان سے رشتہ کرنا جائز ہے اور نہ ہی ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الشیخ محمد محمود الصواف

(۴) الخططات الاستعماریہ لمکافحۃ الاسلام (عربی) ۱۹۶۵ء، صفحات ۸

اس میں مرزائیت کی تردید کی گئی ہے۔

الشیخ محمد بن یوسف الکافی الدمشقی

(۵) البیانات الکافیہ فی خطأ خلال الاحمدیہ القادنیہ (عربی) ۱۳۱۵ھ صفحات ۲۸۸

اس کتاب میں ۱۰۸ عنوانات کے تحت قادیانیت کی تردید کی گئی ہے۔ اور یہ کتاب دمشق سے شائع ہوئی۔ اور اس کتاب کی اشاعت پر حکومت شام نے اپنے ملک میں قادیانیوں کو خلافِ قانون قرار دے دیا۔

علامہ محمود الحلاجؒ

(۶) النحلۃ الاحمدیہ وخطرھا علی الاسلام (عربی) ۱۹۵۵ء صفحات ۹۶

بغداد سے شائع ہوئی۔ اور قادیانیت کی تردید میں بڑی عمدہ علمی دستاویز ہے۔

علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ

(۷) القادیانیۃ (عربی) ۱۹۶۷ء صفحات ۳۲۰

قادیانیت کی تردید میں بڑی لاجواب کتاب ہے۔ عرب دنیا میں اس کتاب کو بڑی پذیرائی حاصل ہوئی۔ اس کا انگریزی ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔

مولانا محمد بشیر سہسوانیؒ

(۸) الحق الصریح فی اثبات حیاۃ المسیح ۱۳۰۹ھ، صفحات ۱۳۶

یہ کتاب اس مناظرہ کی روداد ہے جو مولانا محمد بشیر سہسوانی اور مرزا قادیانی کے مابین بعنوان "حیاتِ مسیح علیہ السلام" دہلی میں ہوا تھا۔

مولانا عبدالرحیم بخش بہاریؒ

(۹) دجال قادیانی (اردو) ۱۳۲۵ھ، صفحات ۱۲

اس رسالہ میں مرزا قادیانی کے اس قول کی تردید کی گئی ہے کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھوں دکھ اٹھائے گا۔

(۱۰) گولہ آسمانی بر مشن کرشن قادیانی صفحات، ۸

یہ رسالہ ایک قادیانی اشتہار کے جواب میں ہے جس میں مولانا ثناء اللہ امرتسری کی شان میں گستاخیاں کی گئی تھیں۔

(۱۱) تحیر من القادیانی فی اثبات الموت الطبیعی لعیسیٰ بن مریم الرسول الربانی ۱۳۳۳ھ صفحات ۱۶

اس میں حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام کا ثبوت قرآن وحدیث سے فراہم کیا گیا ہے۔ اور مرزا قادیانی کے دلائل کی تردید کی گئی ہے۔ اور زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کو ثابت کیا گیا ہے۔ (باقی آئندہ)

 محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ